رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور پاکستان

ڈیڑھ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱ | ۲ صلح ۱۳۲۷ ہش | ۲۰ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۲ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۹

اخبار احمدیہ

لاہور یکم جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

کل بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد عابد صاحب پسر حاجی محمد فاضل صاحب کا نکاح حلیمہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبد الرحمن صاحب انور کے ساتھ اور خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کا نکاح امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مستری نور محمد صاحب گنج لاہور کے ساتھ پڑھا ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

تقسیم فلسطین کے فیصلے پر عمل نہ ہو سکیگا یہودی پریس کا اعتراف

وزرائے پاکستان کا قابل قدر ایثار

فلسطین فنڈ کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ کا عطیہ

اقوام متحدہ کے فیصلہ پر کبھی عمل درآمد نہیں ہوگا

یہودی اخبارات گھبرانے لگے

بیت المقدس ۳۱ دسمبر ۔ یہودی اخبار ابھی تک اس تشویش کا اظہار کر رہے ہیں ۔ کہ اقوام متحدہ کے تقسیم کے فیصلہ پر کبھی عمل درآمد نہیں ہوگا ۔ "شمار" اقوام متحدہ پر زور دے رہا ہے کہ اسے اپنا وقار برقرار رکھنے کے لئے اس فیصلہ کو نافذ کرنا چاہیئے ۔ اور تنبیہہ کی ہے ۔ کہ عرب یہودیوں کو ملیا رکو ... و نابود کرنے کے واسطے عسکری مداخلت کرنے کے لئے تیار رہیں ۔

ایک اور اخبار نے نہایت بے تکلفی سے اعتراف کیا ہے کہ یہود کو مدد دیئے بغیر یہودی ریاست قائم نہیں ہو سکتی ۔ گلوب

عربوں کو ارض مقدس کی جنگ میں فتح ہوگی

صالح حرب پاشا کا بیان

دمشق ۳۱ دسمبر ۔ مسلم نوجوانوں کی انجمن کے صدر صالح حرب پاشا نے گلوب سے کہا کہ وہ فلسطین کے لئے شام کے ان تمام کیمپوں میں جن کا انہوں نے دورہ کیا رضا کاروں کی تربیت سے بہت متاثر ہوئے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ "یہاں ان دلیر نوجوانوں کی تربیت دیکھ کر مجھے یقین ہے کہ عربوں کو ارض مقدس کی جنگ میں فتح حاصل ہوگی ۔ حرب پاشا نے ان نوجوانوں کے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا ۔ جن میں عربوں کا قدیمی جنگی نغمہ گایا گیا ۔ گلوب

امرتسر سٹیشن پر مسلمان پناہ گزینوں کی تلاشی

لاہور یکم جنوری کل میرٹھ سے جو مسلمان پناہ گزینوں کی ٹرین یہاں پہونچی تو معلوم ہوا کہ حکومت ہندوستان ایک بار پھر وعدہ خلافی کی مرتکب ہوئی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ جب ٹرین امرتسر پہونچی ۔ تو تمام رات ٹرین کی تلاشی جاری رہی ۔ لوگوں کے سامان مثلاً صندوقوں کو کھولکر تمام قیمتی سامان ضبط کر لیا گیا ۔ مردوں نے عورتوں کی تلاشی لی ۔ اور اس طرح ان کو بے آبرو کیا گیا ۔ تمام لوگوں کو گاڑی سے باہر نکالکر پلیٹ فارم پر کھڑا رکھا گیا ۔ گو تمام نقصان کا صحیح اندازہ تو نہیں ہو سکا ۔ لیکن خیال ہے ۔ کہ کئی لاکھ روپے کی مالیت کا نقصان ضرور ہوا ہے ۔ البتہ قافلہ جانی نقصان سے محفوظ رہا ہے ۔ او ۔ پی ۔ آئی

ہندی ہندوستان کی قومی زبان قرار دے دی گئی ۔

بمبئی یکم جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی آئین ساز اسمبلی کے ۲۸۶ ممبروں میں سے ۱۵۲ ممبروں نے مندرجہ ذیل حلف نامہ پر دستخط کئے ہیں ۔ "ہم اس بات کی حمایت کرتے ہیں کہ ہندوستان کے نئے آئین میں ہندی کو قومی زبان قرار دے دیا جائے ۔ اور اس کا رسم الخط دیوناگری نیز یہ کہ پارلیمنٹ کی تمام کارروائی ہندی میں ہونی چاہیئے ۔" خیال کیا جاتا ہے کہ اس بات کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی کے آخری اجلاس میں کیا جائیگا ۔ یہ اجلاس ماہ اپریل میں منعقد ہوگا ۔ ممبروں کی اکثریت ہندی کو قومی زبان قرار دیئے جانے کے حق میں ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ اس اجلاس میں ہندی کو ملک کی قومی زبان قرار دے دیا جائے گا ۔ (گلوب)

برازیل سے ۵۰ ہزار ٹن چاول ہندوستان بھیجا جائیگا

لنڈن یکم جنوری ۔ بین الاقوامی ایمرجنسی فوڈ کونسل نے برازیل کے چاولوں کے سٹاک میں سے ۵۰ ہزار چار سو ٹن چاول ہندوستان کو مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ حکومت برازیل اس کے عوض ہندوستان سے جوٹ حاصل کریگی ۔" گلوب

لبنان میں خفیہ ریڈیو سٹیشن

بیروت ۳۱ دسمبر ۔ حکومت کے ریڈیو کے محکمہ کی اطلاع دہی پر کہ بیروت کے فضائی مستقر پر ایک ریڈیو سٹیشن کام کر رہا ہے ۔ حکام نے اس کی تصدیق کی ہے (گلوب)

"ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں" (وزیر اعظم لبنان)

بیروت یکم جنوری ۔ لبنان کی پارلیمنٹ نے فلسطین کے متعلق حکومت لبنان کی پالیسی کی تائید کی ہے ۔ اور لبنان کے وزیر اعظم نے کہا ہے ۔ کہ ہم اعراب فلسطین کی حمایت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں ۔ (گلوب)

اجمیر کے متعلق ہندوستانی لیڈروں کو تار

حیدر آباد دکن یکم جنوری ۔ مرکزی مذہبی پیشوا ایسوسی ایشن نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن ۔ پنڈت نہرو ۔ سردار پٹیل اور مسٹر گاندھی کو ایک تار بھیجا ہے ۔ جس میں انکی توجہ اجمیر سے آمدہ چونکا دینے والی اطلاعات کی طرف مبذول کرائی ہے ۔ اے پی

پانچ احمدی مجاہدین تبلیغ اسلام کے لئے افریقہ روانہ ہو گئے

لاہور یکم جنوری ۔ آج صبح کراچی میل کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کے مطابق مندرجہ ذیل پانچ احمدی مجاہدین افریقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے :- (۱) مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل (۲) مکرم مولوی سید احمد شاہ صاحب مولوی فاضل

(۳) " " محمد منور صاحب (۴) " " عبد الکریم صاحب

(۵) " " صالح محمد صاحب

آج صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پانچوں مجاہدین کو شرف ملاقات بخشا لمبی دعا کی اور معانقہ کا شرف عطا فرما کر انہیں الوداع کہا ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

پاکستان کی دلی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان کے ساتھ نہایت خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔

پاکستان کی خوشحالی ہندوستان کے لئے قوت کا موجب ہوگی

مسٹر محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

کراچی یکم جنوری:- حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے آج شام ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے فرمایا - ہندوستان کی حکومت نے اس مالی معاہدے کو پورا کرنے سے قطعی انکار کر دیا ہے جو حال میں ہی دونوں حکومتوں کے درمیان ہوا تھا - اب نہ وہ ۵۵ کروڑ روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں اور نہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ ملٹری سٹورز کو پاکستان منتقل کیا جائے۔

آپ نے مزید کہا کہ اس انکار کا یہ جواز پیش کیا جا رہا ہے کہ گویا یہ مالی تصفیہ دونوں حکومتوں کے مابین خوشگوار تعلقات کے ساتھ مشروط تھا - اول تو یہ کہ اس معاہدے کے ساتھ ایسی کوئی شرط نہ تھی۔ دوسرے زیر بحث روپیہ اور سٹورز پاکستان کو خیرات یا عطیہ کے طور پر نہیں مل رہے اور نہ انکا ملنا قرضے کے مترادف ہے - بلکہ وہ حکومت پاکستان کی ملکیت ہیں۔ یہ محض ایک اتفاقی امر ہے کہ وہ پہلے سے انڈین یونین کے قبضے میں ہیں - آپ نے کہا کہ یہ دلچسپ مثال ہے کہ کس طریق پر انڈین یونین نے دو ہم پلہ طاقتوں کے مابین معاہدے کو جو برضا و رغبت کیا گیا تھا پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ انڈین یونین کشمیر کے معاملے کو جمعیت اقوام کے سامنے پیش کرے گی - معلوم ہوتا ہے وہ اپنے خیال کے مطابق کشمیر کے بارے میں اس درجہ مایوس نہیں جس درجہ وہ ان دوسرے امور کے بارے میں ہیں - جو دونوں حکومتوں کے مابین تا حال تصفیہ طلب ہیں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ظاہر ہے کہ کشمیر اس سلسلہ اختلافات کی ایک کڑی ہے جو بدقسمتی سے دونوں حکومتوں کے مابین پیدا ہو گئے ہیں - پاکستان حکومت جمعیت اقوام کی مداخلت کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہے تا ان تمام امور کا صحیح اور منصفانہ فیصلہ ہو جائے - جو دونوں کے درمیان تصفیہ طلب ہیں لیکن وہ اس بات کو ہرگز تسلیم نہ کرے گی کہ سلسلہ اختلافات کی صرف ایک کڑی کو اس کے اپنے اصل پس منظر سے علیحدہ کر کے منفرد حالت میں جمعیت اقوام کے سامنے پیش کیا جائے۔

آپ نے مزید کہا اب تک حکومت ہندوستان کی پالیسی اسی محور کے گرد گھومتی رہی ہے کہ بمطابق تقسیم ہند میں جس بے باکی سے مسلمانوں نے کام لیا ہے - انہیں اس کی سزا دی جائے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی دلی خواہش یہی ہے کہ وہ پاکستان کو پھر ہندوستان کے ساتھ ملجانے پر مجبور کر دیں۔ خدانخواستہ اگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گئے تو اس کا نتیجہ نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ خود ہندوستان کے حق میں بھی تباہی و بربادی ہو گا۔ صحیح طریق کار یہی ہے کہ خواہ غیر مسلموں کی نگاہ میں پاکستان کی خوبیاں یا خامیاں کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اس حقیقت سے منہ نہ پھیریں کہ خاص کانگریس اور ہندو مہا سبھا کی اپنی روش کے نتیجے میں پاکستان کا قیام ناگزیر ہو گیا تھا

آپ نے فرمایا کہ ایک عقلمند آدمی کو چاہیے کہ وہ اس چیز کو جو بہر حال ناگزیر ہو فراخ حوصلگی سے قبول کر لے اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ تقسیم ہند کو اس نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ جیسے ایک ہی ہندو خاندان کے علیحدہ علیحدہ آزاد ممبر ہوں جو اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ علیحدگی کسی قسم کی ناراضی اور ناپسندیدگی کا موجب نہیں بن سکتی اگر صحیح طریق پر علیحدگی اختیار کی جائے اور اپنے فرائض اور پابندیوں کو احسن طریق پر بجا لایا جائے۔ آپ نے فرمایا تقسیم ہند کے بارے میں کم از کم ہمارا اپنا رویہ اور نظریہ یہی ہے۔

باوجود اسکے کہ جو کچھ اب تک واقع ہو چکا ہے اور باوجود ان دھمکیوں کے کہ جو پاکستان کے خلاف دی گئی ہیں پاکستان کی یہی خواہش ہے کہ حکومت ہندوستان کے ساتھ نہایت خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ انسانی بہتری اور بھلائی کا ذریعہ باہمی مروت ہی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ خوشحال اور فارغ البال ہندوستان پاکستان کے لئے قوت کا موجب ہوگا۔ اسی لئے ہم ہندوستان کی خوشحالی کے خواہاں ہیں اور اس سلسلے میں وہ کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں جو ہماری طاقت میں ہے

یقیناً اسی طرح ہندوستان کو محسوس کرنا چاہیئے کہ ایک خوشحال پاکستان نہ صرف ہندوستان کے لئے قوت کا موجب ہوگا۔ بلکہ اس کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ بھی۔ خدا نہ کرے کہ اگر ہندوستان پاکستان کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یا اس کی ترقی کے رستے میں روک ثابت ہوئی تو وہ خود ان عناصر کو مستعد کرنے والا ہو گا۔ جن کے ساتھ ان کی اپنی حفاظت، خوشحالی اور ہستی کا قیام وابستہ ہے۔

آپ نے مزید فرمایا میں نے پاکستان کی پالیسی بیان کر دی ہے ہم اس پالیسی پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن عزت کے ساتھ وقار اور خود داری کے ساتھ۔ پاکستان زور دے گا۔ کہ جمعیت اقوام تمام معاملات پر غور و خوض کرے نہ کہ بعض حصوں کے علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں پر۔

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی حکومت کی طرف سے حکومت پاکستان کے نام باقاعدہ سرکاری طور پر کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ وہ کشمیر کا معاملہ جمعیت اقوام میں پیش کریں گے (اپ) (نامکمل)

پاکستان میں بے روزگاروں کی تعداد

کراچی یکم جنوری:- مغربی پاکستان ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء تک اکسٹھ ہزار نو سو انیس پناہ گزیں اپنا نام درج کرا چکے ہیں جن میں سے اٹھارہ ہزار چھ سو انسٹھ برسر روزگار کرائے جا چکے ہیں۔ (اپ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

یہودی ایجنسی میں پھوٹ پڑ جانے کا امکان

لنڈن یکم جنوری:- اخبار ڈیلی میل کے نامہ نگار مقیم بیت المقدس کا بیان ہے کہ ہگانہ یہودی ایجنسی کی خفیہ فوج کے سابق کمانڈر انچیف نے ایجنسی کی منتظمہ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ استعفیٰ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایجنسی کی جانب سے ناجائز آنے والے یہودی جہازوں کو روانگی کی اجازت نہ دی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مستعفی کمانڈر انچیف نے ایک نئی جماعت بنانے کی دھمکی دی اس دھمکی سے یہودیوں میں پھوٹ پڑ جانے کا امکان ہو گیا ہے۔ (گلوب)

ہندوستانی اور آزاد کشمیر کی فوجوں کا تصادم

نئی دہلی یکم جنوری:- حکومت ہندوستان کی وزارت دفاع کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ جھنگر کے علاقے میں ہندوستانی فوج نے حملہ آوروں کے ایک دستہ کا مقابلہ کیا اور آخر کار حملہ آوروں کو اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ بھیت گڑھ کے علاقہ میں ہندوستانی فوج پر حملہ آوروں نے دو شدید حملے کئے۔ جن کا سختی سے مقابلہ کیا گیا۔ باقی عام تمام علاقوں میں فوج گشت کرتی رہی۔ ایک امریکن ائیر کرافٹ نے حملہ آوروں کے محاذ پر جا کر بم باری بھی کی (اپ)

حکومت ہند اپنے غیر قانونی افعال پر پردہ ڈال رہی ہے

۳۱ دسمبر:- دہلی کے سیاسی حلقوں میں اس بات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ گذشتہ دو مہینوں میں ہندوستان کے ہوائی جہازوں نے پاکستان کے علاقہ میں حال کئی بار متعدد مقامات پر بمباری کی ہے اور حکومت پاکستان کی طرف سے اس کی پرزور مذمت کرنے کے علاوہ کشمیر میں سکھوں اور ڈوگروں کے ذریعہ مسلمانوں کے قتل عام کو روکا نہیں گیا۔ حالانکہ حکومت ہند کا دعویٰ ہے کہ ریاست کشمیر حکومت ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان ظلموں کی موجودگی میں کوئی انصاف پسند ٹریبونل حکومت ہند کے ان ظالمانہ افعال کو جن کی مثال زمانہ گذشتہ کی تاریخ میں نہیں ملتی نہیں سراہیگا۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت پاکستان کے [illegible] اور صلح جوئی کے رویہ سے حکومت ہند کو [illegible] ہی لگ گئی ہے۔ یاد رہے کہ اگرچہ حکومت پاکستان کو جوناگڑھ میں ریاست کی حفاظت اور شرپسندوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے فوجیں بھیجنے کا اخلاقی اور قانونی حق تھا۔ مگر اس نے وہاں کوئی فوج بھیجنی مناسب نہیں سمجھی۔ تاکہ باہمی طور پر صلح سے فیصلہ کرنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ حکومت پاکستان نے بوضاحت کئی بار اعلان کیا ہے کہ وہ حملہ آوروں کو کسی قسم کی امداد نہیں دے رہی۔ مگر حکومت ہند اپنے غیر قانونی افعال پر پردہ ڈالنے کے لئے الزامات کی رٹ لگاتی چلی جا رہی ہے۔ مگر چونکہ حکومت ہند کشمیر کے مسئلہ کو جو ایسی رو میں لے جا رہی ہے۔ اسلئے حکومت پاکستان نے اس کا پورا مقابلہ کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ حکومت پاکستان کا مطالبہ ہے کہ جب تک کشمیر میں ایک بااصول اور غیر جانبدار حکومت قائم نہیں ہو جاتی اس وقت تک عوام اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتے کشمیری اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں گے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے ۵۵ کروڑ روپیہ حکومت پاکستان کو ادا کرنے سے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ اس کی ادائیگی کشمیر کے فیصلہ سے مشروط تھی پاکستان کے ہائی کمشنر نے اس بات کا سختی سے انکار کیا کہ خط و کتابت کے دوران میں اسبات کا ہرگز کوئی ذکر نہیں تھا (اپ)

نیویارک ۳۱ دسمبر:- یونانی اور ہندوستانی نامہ نگاروں کو رہا کر دیا گیا۔ مجلس اقوام متحدہ کے امریکی سرکردہ نمائندہ مسٹر وارن آسٹن نے آج شب کو بیان کیا کہ دونوں نامہ نگاروں کے خلاف بلغیر مجلس کے سیکرٹری مسٹر ٹریگولی کے [illegible] کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی۔

روزنامہ الفضل - لاہور
(مورخہ ۲ جنوری ۱۹۴۸ء)

سکھوں کا مطالبہ جائز ہے

بعض سکھ لیڈر ہندوستان کے لیڈروں کے سامنے یہ مطالبہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحدی میں جو ان کے مقدس مقامات ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے رشتہ جنبانی کی جائے۔ اور یہ کہ سکھوں کو اپنے مقدس مقامات میں آنے جانے کے لئے حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔ ہمارے خیال میں سکھوں کا یہ مطالبہ قدرتی ہے۔ اور اس لئے جائز ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ کسی مذہب کے پیرو کو اس کے مقدس مقامات میں آنے جانے کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کی جائیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے مغربی پنجاب اور صوبہ سرحدی میں ہندوؤں سکھوں یا دیگر مذہب والوں کو اُن کے مذہبی مقامات سے روکنے کے لئے کوئی قانونی پابندی نہیں لگائی گئی۔ اگر بہت سے ایسے مقامات خالی پڑے ہوئے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ لوگ ان علاقوں سے نکل گئے ہیں۔ اور جو تلخ واقعات گذشتہ ایام میں پنجاب میں ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اب وہ آزادی سے ان مقامات تک آ جا نہیں سکتے ورنہ حکومت پاکستان کی طرف سے ان کے راستہ میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے۔

اس لئے ہمارے سکھ دوستوں کو جو اپنے مقدس مقامات کی حفاظت چاہتے ہیں۔ اور ان مقدس مقامات کو آباد دیکھنا چاہتے ہیں غور کرنا چاہیئے کہ وہ کیا بات ہے۔ جس کی وجہ سے آج وہ اپنا یہ مطالبہ دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان مقدس مقامات تک آنے جانے کے لئے ان کو آسانیاں ہو جائیں۔ اگر ہمارے دوست وجوہات معلوم کر لیں گے۔ اور ان وجوہات کے پیش نظر اپنا طریق عمل اختیار کریں گے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کو کامیابی نہ ہو۔

ہمیں نہایت خوشی ہے۔ کہ سکھ یہ سوال اٹھا رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ جو طریقے وہ اس سوال کو حل کرنے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ وہ اتنے موثر اور مفید نہیں ہیں۔ جتنا وہ قدرتی طریق جس پر عمل کرنے سے ان کو کسی حکومت کی امداد کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ وہ طریق یہی ہے کہ وہ اپنے دلوں کی صفائی کا ثبوت دیں اور اپنے عمل سے دیں۔ ان کو چاہیئے کہ تمام وہ مقدس مقامات جو مشرقی پنجاب بلکہ تمام ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمانوں کے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی حفاظت کی اسی طرح ذمہ داری اٹھائیں جس طرح وہ اپنے مقدس مقامات کی حفاظت چاہتے ہیں۔ اگر آج ہی وہ اپنا رویہ بدلنے کا ارادہ کر لیں تو آج ہی ان کے دلوں سے وہ خوف و ہراس خود بخود نکل جائے گا۔ جو ان کو اپنے مقدس مقامات تک آنے جانے سے روک رہا ہے۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو ہم ان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ حکومت پاکستان تو کیا دنیا کی تمام حکومتیں بھی مل کر ان کو اپنے مقدس مقامات سے خواہ وہ کہیں واقع ہوں روک نہیں سکتیں۔ صرف تھوڑی سی ذہنیت کی تبدیلی کی ضرورت ہے

اگر یہ چھوٹا سا انقلاب اُن کی ذہنیت میں واقعہ ہو جائے تو باوجود اس کے کہ دونوں طرف تلخیاں انتہائی درجہ تک پہنچ چکی ہوئی ہیں۔ ایک لمحہ میں عظیم الشان انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔

اگر ہمارے سکھ دوست آج ہی اٹھ کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ بختیار کاکی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے مزاروں کی حفاظت کا ذمہ اپنے اوپر لے لیں۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کہ اس کا فوری رد عمل نہ ہو۔ اگر وہ ننکانہ صاحب کو اسی طرح آباد دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ پہلے وہ ان گھروں کو آباد کریں جن کی بے حرمتی کرنے کا الزام ان پر لگایا جا رہا ہے۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ تمام مقدس مقامات جو مغربی پنجاب میں یا صوبہ سرحدی میں واقع ہیں۔ ان کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان کے دروازے ان کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ اب یہ ان کا کام ہے۔ کہ وہ آئیں اور ان گھروں کو آباد کریں۔ ان کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ لیکن ان کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ ان گھروں میں واپس آنے کا اور ان کو پھر سے آباد کرنے کا ایک صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ راستہ وہی ہے جس کی طرف ہم نے اوپر رہنمائی کی ہے۔

مقدس مقامات خواہ ہندوؤں کے ہوں یا مسلمانوں کے۔ سکھوں کے ہوں یا عیسائیوں کے پارسیوں کے ہوں یا یہودیوں کے۔ سب کی حفاظت کا صرف ایک ہی اصول ہے۔ اسی ایک اصول پر ہندوؤں کو سکھوں کو مسلمانوں کو۔ عیسائیوں کو پارسیوں کو یہودیوں کو کاربند ہونا پڑے گا۔ اور وہ اصول یہی ہے۔ کہ سب کے مقدس مقامات اسی طرح قابل عزت و تکریم ہیں۔ جس طرح ہمارے اپنے مقدس مقامات۔

ہمیں اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے کسی حکومت کی امداد کی مطلقاً ضرورت نہیں۔ ہمارے مطالبات حکومتوں کے پاس نہیں۔ بلکہ اپنے ضمیروں کے پاس ہونے چاہئیں۔ اور یہی بات ہم ان سکھ لیڈروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جو اپنے مطالبات ہندوستانی یا پاکستانی حکومت سے منوانا چاہتے ہیں پیشتر اس کے کہ آپ دوسروں کا محاسبہ کریں پہلے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے۔

سوال ہے۔ کیا آپ نے ہندوستان میں مسلمانوں کے مقدس مقامات کو محفوظ کر دیا ہے۔ اگر کر دیا ہے۔ اگر گاندھی جی کی آواز کو آپ نے غور سے سن لیا ہے اور ان مزارات کو آپ نے اسی طرح از سر نو آباد کر دیا ہے جس طرح کہ وہ پہلے آباد تھے۔ اگر سرہند شریف اور اجمیر شریف میں مسلمان بلا روک ٹوک جا سکتے ہیں۔ اگر ان تمام مقدس مقامات میں مسلمانوں کی زندگیاں بالکل محفوظ ہو گئی ہیں۔ اگر ان مقدس مقامات کے حوالی میں مسلمان اسی طرح بے خوف و ہراس ہنسی خوشی سے بسر کرنے لگے ہیں۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کون ہے جو سکھوں کو ننکانہ صاحب میں آباد ہونے سے روک سکتا ہے کون ہے جو ان کو ان کے گوردواروں کے پاس نہیں آنے دیتا پیشتر اس کے کہ ہم دوسروں کو مجبور کریں۔ ہمیں اپنے آپ کو مجبور کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اپنے آپ کو مجبور کرنے کا مرحلہ طے کر لیں گے۔ تو پھر دوسروں کو مجبور کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ کیا ہمارے سکھ دوستوں نے اپنے مطالبات پیش کرتے وقت اس پہلو پر کبھی غور کیا ہے۔ اگر غور نہیں کیا۔ تو وہ اپنے مطالبات کس طرح منوا سکتے ہیں۔ اگر ان کے دل میں واقعی اپنے مقدس مقامات کے حصول کے لئے سچی تڑپ ہے۔ اگر یہ اضطراب صحیح مذہبی جذبات پر مبنی ہے تو یقیناً وہ اس پہلو پر غور کرنا مفید پائیں گے۔ لیکن اگر وہ اپنے ان جذبات کو صرف سیاسی صنعت اور دنیاوی اقتدار کے حصول کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ تو جتنی دور وہ ان مقدس مقامات سے رہیں۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ تاکہ ان کا قرب ان مقدس جگہوں کی پاکیزگی اور تقدس کو بھی زائل نہ کر دے۔ کیونکہ ان مقدس مقامات کا احترام بڑے سے بڑے سیاسی فائدے سے بڑے دنیاوی اقتدار سے بہت زیادہ قیمتی بہت زیادہ قابل حفاظت ہے۔ کاش ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے دل میں اپنے مقدس مقامات کے احترام کا صحیح جذبہ از سر نو پیدا ہو جائے۔ تاکہ پھر سے ان مقامات میں محبت۔ پیار اور ہمدردی بنی نوع انسان کے ترانے گائے جانے لگیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ عربی کلام

یہ تازہ عربی کلام جلسہ سالانہ میں الحاج مولوی محمد سلیم صاحب نے ۲۸ دسمبر کو پڑھ کر سنایا

یا رازق الثقلین این جناک ۔۔۔ جئناک راجین لبعض نداک

اے جن و انس کے رازق! تیرا پھل کہاں ہے؟ ہم تیری بخشش سے کچھ حصہ لینے کے امیدوار بن کر تیرے پاس آئے ہیں

نشکو امام الناس عض جفاک ۔۔۔ والحق لیس وفاءنا کوفاک

ہم لوگوں کے سامنے تیری جفا کا شکوہ تو کرتے ہیں۔ مگر حق یہ ہے کہ ہماری وفا تیری وفا جیسی نہیں ہے

کنت تنجی عنہ کل ۔۔۔ یا قلبی المجروح کیف رماک

اے میرے زخمی دل! تو تو اس سے بہت کنارہ کش رہتا تھا اب جو تو اسکی محبت کا شکار ہو گیا ہے تو یہ تیر اسنے تجھ پر کس طرح چلایا؟

لما یئست وقلت این نجاتی ۔۔۔ قالت عنایتہ ھناک ھناک

جب میں مایوس ہو گیا۔ اور کہا کہ میری نجات کہاں گئی؟ تو اللہ تعالیٰ کی عنایت نے کہا۔ یہاں یہاں میرے پاس

یا ھادی الارواح کاشف ھمھا ۔۔۔ جئنا ببابک طالبین ھداک

اے روحوں کے ہادی اور ان کے غم کو دور کرنے والے ہم تیری رہنمائی کے طلب گار بن کر تیرے پاس آئے ہیں

یا ایھا المنان من برحمۃ ۔۔۔ وارزق قلوب عبادک تقواک

اے منان اپنی رحمت اور بڑے فضل سے احسان کر اور اپنے بندوں کے دلوں کو تقویٰ عطا فرما۔

احییت نفسی بابتسام ونظرۃ ۔۔۔ غمطت وجودی کلہ نعماک

تو نے ایک مسکراہٹ اور نظر محبت کے ساتھ مجھے زندہ کر دیا۔ اور تیری نعمتوں نے میرے سراپا کو ڈھانک لیا ہے

من یخجل الورد الطری بلونہ ۔۔۔ عیناي دامیتین او خداک

اپنے سرخ رنگ سے تر و تازہ گل گلاب کو کون شرما رہا ہے۔ میری دونوں خونبار آنکھیں یا تیرے سرخ رخسار

منک السکون وکل روح وراحۃ ۔۔۔ من ذا الذی لا یبتغی لقیاک

سکون اور ہر قسم کا آرام و راحت تجھی سے ملتا ہے تو پھر وہ کون ہے؟ جو تیرے دیدار کا طالب نہ ہو

یا من یخاف عدوک مترجزھا ۔۔۔ عند الملیک المقتدر مثواک

اے وہ شخص جو دشمن سے گھبراتا اور ڈرتا ہے تجھے ڈرنے کی کیا وجہ ہے؟ تو تو خدائے ملیک مقتدر کے پاس بیٹھا ہے!

عطشت قلوب العاشقین لراحک ۔۔۔ فادر کؤسک واسق من سقیاک

عاشقوں کے دل تیری شراب کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ پس تو ان کی مجلس میں اپنے پیالوں کا دور چلا۔ اور شراب محبت کی تقسیم سے ان کو بھی حصہ دے۔

اعلان چوہدری شاہ محمد صاحب نمبردار ساکن شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور کے متعلق سنا گیا تھا کہ وہ سکھ ہو گئے ہیں یہ افواہ بالکل غلط ہے۔ وہ موضع دھاندوالی چک ۳۳ ڈاکخانہ کری والہ ضلع شیخوپورہ میں مقیم ہیں۔ رفضل دین برادر حقیقی شاہ محمد نمبردار

قادیان میں ہمارا جلسہ سالانہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب آف قادیان حال رتن باغ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ اصل جلسہ تو قادیان کا ہے۔ اور لاہور کا جلسہ صرف ظلی جلسہ ہے۔ چنانچہ حضور نے قادیان ہدایت بھجوائی تھی۔ کہ وہاں کے دوست اپنا جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد کریں۔ اور اگر مناسب دیکھیں تو شریف اور پُرامن غیر مسلموں کو بھی شرکت کی دعوت دے دیں۔ چنانچہ حضور کی اس ہدایت کے ماتحت قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء کو مسجد اقصیٰ میں ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی احمدی دوستوں کے علاوہ بعض غیر مسلموں نے بھی اپنی حاضری کے ذریعہ شرکت کی۔ چنانچہ آخری تقریر کے وقت غیر مسلم حاضرین کی تعداد باسٹھ ۶۲ تھی۔ اور احمدی حاضرین کی تعداد دو سو اسی ۲۸۰ تھی۔ کیونکہ بعض دوستوں کو پہرہ وغیرہ کی ڈیوٹی پر بہشتی مقبرہ اور دوسری جگہوں میں متعین کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ جو حضور نے اس موقعہ کے لئے بھجوایا تھا۔ تقریر کرنے والوں میں مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی۔ اور عزیزم مرزا ظفر احمد بی۔اے بار ایٹ لا ناظر اعلیٰ قادیان اور ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے اور عزیزم مرزا خلیل احمد سلمہٗ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اور مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل اور مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی مولوی فاضل اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل اور حسن محمد خاں صاحب بی۔اے واقف زندگی اور چوہدری سعید احمد صاحب بی۔اے اور قریشی عبدالرشید صاحب واقف زندگی اور مولوی عبدالقادر صاحب احسان شامل تھے۔ جلسہ کی کارروائی نہایت دردمندانہ دُعا کے ساتھ ختم ہوئی۔ حضور کا افتتاحی پیغام انشاء اللہ کسی اور اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ قادیان میں ٹھہرے ہوئے دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس موقعہ پر دوستوں کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ کہ قادیان میں ٹھہرے ہوئے دوست اور عزیز اُس کے فضل سے خیریت کے ساتھ ہیں۔ اور قادیان کے ساتھ ڈاک اور تار کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔ جو احباب اپنے عزیزوں یا دوستوں کی براہ راست خیریت معلوم کرنا چاہیں۔ وہ قادیان (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) معرفت امیر جماعت احمدیہ دارالمسیح کے پتہ پر خط لکھ سکتے ہیں۔ خط وغیرہ چونکہ غالباً رستہ میں سنسر ہوتے ہیں۔ اس لئے خطوں کے پہنچنے اور جواب آنے میں نسبتاً زیادہ دیر لگتی ہے مگر بہرحال جو دوست چاہیں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو براہ راست خیریت کا خط لکھ سکتے ہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور ۳۱/۱۲/۴۷

ہمارا نصب العین

۱۔ سلسلہ کے مفاد کو ہر دم سامنے رکھنا۔ بلند نظر رکھنا۔ مغلوبیت سے انکار۔ اور غلبہ اسلام اور احمدیت کے لئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونے چاہئیں (الفضل ۲ جولائی ۱۹۴۵ء)

۲۔ ہماری جماعت معمولی جماعتوں کی طرح نہیں۔ بلکہ اس کے قیام کی غرض دُنیا کے موجودہ نقشہ کو بدل دینا ہے۔ (خطبہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء)

۳۔ نمایاں نتیجہ دُنیا کے سامنے اسی صورت میں ہم پیش کر سکتے ہیں۔ جب عملی زندگی میں بھی ہم اپنے آپ کو اسی دور میں لے جائیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے دُنیا میں جاری ہُوا۔ جب ہماری شکلوں اور صورتوں کو دیکھ کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا زمانہ یاد آ جائے۔ جب ہم اس راہ کو اختیار کر لیں۔ جو صحابہ نے اختیار کی۔ جب سچائی پر ہمارا قیام ہو جائے۔ جب جھوٹ اور فریب سے ہم بچنے والے ہوں۔ جب لڑائی اور جھگڑے کی رُوح کو ہم مٹا دیں۔ جب اخلاق فاضلہ کا حصول ہماری زندگی کا مقصد ہو جائے۔ جب اللہ تعالےٰ کی محبّت ہر وقت ہمارے سامنے رہے۔ اور جب اس کے قرب کے حصول کیلئے ہم ہر وقت جدوجہد کرتے رہیں۔ تب ہم دنیا میں تغیر کر سکتے ہیں۔ اور تبھی دُنیا کے لوگ عملی زندگی میں ہماری نقل کریں گے (〃)

خاکسار عبد الحمید آصف

"نور" کے ناظرین کو اطلاع:۔ انشاء اللہ عنقریب "نور" دوستوں کے پاس پہنچنا شروع ہو جائیگا انتظامات ہو رہے ہیں۔ میں پانچ ماہ سے ڈاک سے بالکل محروم ہوں۔ اسلئے اگر کسی دوست کو انکے خط کا جواب نہ پہنچا ہو۔ یا انکے ارشاد کی تعمیل نہ ہو سکی ہو۔ تو مجھے معذور سمجھیں۔ اور آئندہ اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ (محمد یوسف اڈیٹر نور۔ ۲ کورٹ سٹریٹ لاہور)

"اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے ۱۹۴۸ء نہایت ہی اہم ہوگا"

میرے مضمون کا مندرجہ بالا فقرہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو ہماری جماعت کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک خواب کی بنا پر کی ہوئی ہے۔ جو آپ نے ۲۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو بیان فرمایا۔ اور ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کے الفضل میں شائع ہُوا۔ وہ خواب مندرجہ ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں نے ایک رویاء دیکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسے برکت والا کرے مجھے اس رویا کا اکثر حصہ بھول گیا صرف میری طبیعت پر اتنا اثر رہ گیا۔ کہ کوئی اہم بات مجھے رویاء میں بتائی گئی۔ (جو اس کے بعد میرے ذہن سے بالکل نکل گئی) اور اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ وہ اس انکشاف (یعنی پسر موعود کے انکشاف) کے پانچ سال کے عرصہ میں ہوگی۔ اور بتایا گیا۔ کہ ازل سے یہی مقدر تھا۔ کہ وہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جُڑی ہوئی ہوں۔ جس طرح دو چیزوں کو آپس میں باندھ دیا جاتا ہے۔ کوئی بات تھی۔ جو میرے ذہن سے نکل گئی۔ مگر اس کے متعلق رویا میں بار بار اور تکرار کے ساتھ بتایا گیا۔ کہ اس انکشاف کے پانچ سال کے عرصہ تک وہ ہوگی۔ یہ نہیں۔ کہ پانچ کے عین خاتمہ پر ہوگی۔ لیکن بہرحال پانچ سال کے ساتھ اس کا تعلق ہے اور رویا میں مجھے یوں محسوس ہُوا۔ کہ گویا جس طرح سمندر میں بائے (Boy) زنجیر کے ساتھ چٹان سے باندھا جاتا ہے۔ اسی طرح اِس اہم امر کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے انکشاف کے ساتھ باندھا گیا تھا اور پانچ سال یا اس کے اِدھر اُدھر قریب زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا۔ یا ظہور کی علامات پیدا ہو جائیں گی (فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۴ء الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء)

مندرجہ بالا خواب کے سلسلہ میں حضور نے ایک اور خواب دیکھا جس کا ذکر حضور نے ۲۴ جون ۱۹۴۴ء کو فرمایا۔ اور وہ ۸ جولائی ۱۹۴۴ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"کچھ دن ہوئے۔ میں نے دو رویاء دیکھیں۔ مگر وہ دونوں بھول گئیں۔ صرف ایک ایک لفظ ان دونوں میں سے یاد رہا۔ ایک میں بار بار بیالیس کا لفظ آتا تھا۔ اور دوسری میں بار بار اڑتالیس کا لفظ آتا تھا...... بیالیس اور اڑتالیس دونوں لفظوں کا یاد رہنا بھی بعض مضامین کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے ۱۹۴۲ء کے آخر میں میری توجہ اس طرف پھری کہ اسلام اور احمدیت کی فتوحات کے لئے دُنیا میں بعض اہم تغیرات پیدا ہونے والے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت بہت سے مبارک اور اہم ایام کا جمعہ سے آغاز ہوتا۔ متواتر کئی جمعوں کا غیر معمولی اجتماع بتا رہا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی بہت بڑا تغیر پیدا ہونیوالا ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۴ء کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق انکشاف فرمایا...... اور اڑتالیس کا لفظ میرے اس خواب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور جس میں مجھے بتایا گیا ہے کہ کوئی خاص واقعہ اس انکشاف کے پانچ سال کے قریب یا اس کے بعد ہوگا...... یہ ضروری نہیں کہ ۱۹۴۸ء کے شروع میں ہی اس کا ظہور ہو۔ ممکن ہے ۱۹۴۸ء یا اس کے قریب بعد میں پیشگوئی پوری ہو جائے۔

بہرحال پانچ سال کے بعد احمدیت کی نمایاں کامیابی کے متعلق خدا تعالےٰ کا کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے۔ یا اس سال اس کامیابی کا بیج بو دیا جائے گا۔ اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ۱۹۴۸ء نہایت ہی اہم ہوگا۔" (الفضل ۸ جولائی ۱۹۴۴ء)

خاکسار عبد الحمید آصف

عربی کُتب کیلئے اپیل

احباب کو معلوم ہے۔ کہ قادیان دارالامان پر حملہ کے نتیجہ میں علمی متاع کا بُری طرح ضیاع ہُوا۔ طلبہ جامعہ و مدرسہ احمدیہ کے کورسوں کی کُتب بھی ضائع ہو گئیں۔ اور اب بازار سے بھی عربی درسی کُتب دستیاب نہیں ہوتیں۔ اسلئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ جن دوستوں کے پاس ادب۔ فقہ۔ حدیث۔ منطق۔ صرف و نحو اور تفسیر کی کُتب ہوں۔ وہ مستقل طور پر یا رعایتاً کچھ عرصہ کے لئے کُتب عنایت فرما دیں۔ تا انہیں ثواب ملے۔ اور طلبہ کی تعلیم جاری رہ سکے۔ (خاکسار ابوالعطا جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ چنیوٹ)

گمشدہ بچے کی تلاش

اوڑ ضلع جالندھر پر سکھوں کے ظالمانہ حملے نے مسلمانوں کو بہت نقصان جان اور مال کا پہنچایا ہے۔ وہاں تقریباً پانچ ہزار مرد عورتیں بچے شہید ہوئے ہیں۔ حملے کی شدت سے عورتیں بے تحاشہ بھاگ نکلیں۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سربا جادا۔ والوں کے چھوٹے صاحبزادے عزیز ناصر احمد عمر آٹھ سال کہیں گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس بچے کا پتہ ہو۔ تو دفتر الفضل میں خبر دیں۔ یا پہنچا دیں۔

محتاج دُعا:۔ عبد الواحد احمدی از ہیٹو باجادا

ذکرِ حبیب علیہ السلام

(تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بتقریب جلسہ سالانہ لاہور۔ منعقدہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۷ء)

(۱)

حمد

سب حمد و شکر اُس ذاتِ جاوداں ازلی ابدی خدا کے لئے ہے۔ جس نے باوجود علالتوں اور کمزوریوں کے اس عاجز کو آج پھر یہ توفیق دی۔ کہ جلسہ میں ذکرِ حبیب پر تقریر کروں۔ یہ ایام ہمارے واسطے ایک بڑی آزمائش کے ایام ثابت ہو رہے ہیں۔ ہم اپنے پیارے مقدس مقام سے بزورِ حکومت علیحدہ کئے گئے۔ اور اپنے مکانات اور املاک سے جبراً محروم کئے گئے۔ حالانکہ ہم انڈین یونین گورنمنٹ کی اُسی وفاداری کے ساتھ اطاعت کرنے کے واسطے طیار تھے۔ جس کے ساتھ کہ ہم نے انگریزی حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی۔ مگر ہم بزورِ شمشیر اپنے مقدس شہر سے خارج کئے گئے۔

آزمائش کا آنا ضروری ہے

یہ ایک آزمائش ہے۔ جس کو ہم صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ وعلی اللّٰہ فلیتوکل المتوکلون۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے دُنیا ایک دار الابتلاء ہے۔ جبتک انسان اس میں ہے کوئی نہ کوئی ابتلا آتا ہی رہتا ہے۔ مگر ایک ثابت قدم مومن کے واسطے یہ ابتلاء موجبِ اصطفاء ہوتے ہیں۔ دُنیا میں یہی طریق ہے۔ کہ بغیر امتحان پاس کرنے کے کسی کو سارٹیفکیٹ اور تمغہ نہیں ملتا۔ یہی طریق روحانیات میں بھی ہے۔ آزمائشیں اور تکلیفیں انسان کو خدا کی طرف متوجہ کر دیتی ہیں۔ حضرت رابعہ بصری کے سوانح میں درج ہے۔ کہ جس دن کوئی ابتلا نہ آتا وہ فرمایا کرتیں۔ آج تو دوست نے ہمیں یاد نہیں کیا۔ جب خلیفۃ المسیح اوّل حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ' ریاست جموں میں شاہی حکیم تھے اور میں بھی جموں کے ہائی سکول میں ٹیچر تھا۔ ۹۲-۱۸۹۱ء کی بات ہے۔ اُن دنوں ایک مجذوب فقیر سائیں شیر نام نواحِ جموں شہر کے جنگلوں میں رہتے تھے۔ ایک دن وہ شہر میں آگئے۔ اور حضرت مولوی صاحب کے پاس آکر کہنے لگے" نور الدین! تمہارا پیر کہاں رہتا ہے ہمیں یہی حکم ہوا ہے۔ کہ نور الدین کے پیر کی بیعت کرو۔" حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ سائیں ہمارا پیر تو قادیان میں رہتا ہے۔ اور آپ خوب موقعہ پر آئے ہم کل قادیان جانے والے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب سائیں شیر کو اپنے ساتھ قادیان لے گئے اور سائیں نے حضرت صاحب کی بیعت کی۔ سائیں شیر کے ہاتھ اور پاؤں پر کچھ زخم تھے۔ جن پر حضرت مولوی صاحب کچھ دوائیں لگاتے رہے۔ اور وہ زخم اچھے ہو گئے تو سائیں شیر نے کیا کیا۔ قادیان کے باہر ایک بڑ کے درخت کے تنے کے ساتھ ہاتھ رگڑ کر زخم کو پھر تازہ کر لیا۔ کوئی دوست جو اتفاق سے وہاں گزر رہا تھا۔ اور سائیں کی اس حرکت کو دیکھ کر اُس نے حضرت مولوی صاحب سے ذکر کیا۔ حضرت مولوی صاحب کے پاس جب سائیں آئے تو آپ نے اُسے فرمایا۔ سائیں ہم نے بڑی محنت سے علاج کر کے تمہارے زخم اچھے کئے تھے۔ پھر تم نے یہ کیا کیا جو خون بہہ رہا ہے۔ سائیں نے کہا" نور دین جب یہ زخم اچھے ہوتے ہیں۔ تو مجھے خدا بھولنے لگ جاتا ہے۔ جب خون نکلتا ہے۔ اور درد ہوتا ہے تو خدا خوب یاد آتا ہے۔" سائیں شیر بظاہر دیوانہ تھا۔ مگر مطلب کا خوب سیانا تھا۔ اُس کو اپنے آرام کی بجائے خدا کی یاد زیادہ پیاری تھی۔ پس یہ ابتلاء جو آج ہم پر وارد ہے۔ یہ بھی ہمارے بھلے کے واسطے ہے۔ تاکہ ہم اللہ کی طرف جھکیں۔ اُس سے دُعائیں کریں۔

احمدی اپنی اصلاح کریں

اور میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ابتلاء ہم پر اس واسطے آیا ہے۔ کہ احمدیوں کو اطلاع ہو۔ کہ قادیان کے رہنے والے بھی بہت لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر پورے طور سے عمل پیرا نہ تھے۔ اور حضرت مصلح موعود کی نصائح اور احکام پر کماحقہ' عمل پیرا نہ تھے۔ جس طرح کی پاک زندگی پر جماعت کو قائم کر دینے کا منشاء حضرت مصلح موعود کا ہے۔ اُس، کی طرف دوستوں کی پوری توجہ نہ تھی۔ اسلئے انہیں اپنی اصلاح اور دُعا کی طرف متوجہ کرنے کے واسطے یہ آزمائش نازل ہوئی ہے۔ اور خدا کے فضلوں پر ہمیں امید واثق ہے۔ کہ وہ ہمارے گناہوں کو بخشے گا۔ اور ہم پھر فتحمندی کے ساتھ جلد اپنے مقدس مقام میں داخل ہوں گے۔ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اپنے حالات میں تبدیلی کریں۔ روحانیات پر [illegible] کریں۔ اُس حاکم اور بادشاہ تو اللہ ہی ہے وہ جس کو چاہتا ہے۔ حکومت اور بادشاہی عطا کرتا ہے اُسی کا حکم سب پر غالب ہے۔

احمدیت کا اصل مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے اُن لوگوں نے ناحق بحث و مباحثات کے ساتھ ہمیں حیات و ممات مسیح کی طرف متوجہ کیا۔ ورنہ ہماری بعثت کا منشاء تو دراصل یہ ہے۔ کہ ہم ایک ایسی برگزیدہ جماعت بنائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاک تعلق رکھنے والی ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اِس جماعت میں کثرت کے ساتھ ایسے مقدس لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ہر حال میں مقدم رکھتے ہیں۔ اور تقویٰ کی راہوں پر پورے اخلاص کے ساتھ گامزن ہیں۔ ایسی جماعت کا بن جانا خود اس سلسلہ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ پھر خدمتِ دین میں اور اشاعت اسلام کے کام میں جو توفیق اس جماعت کو مل رہی ہے۔ اور کسی اسلامی فرقے کو حاصل نہیں۔ یہ بھی صداقت احمدیت کے واسطے ایک بڑا نشان ہیں۔ آج دُنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جہاں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے بھیجے ہوئے مشنری اشاعتِ اسلام کے کام میں مصروف نہ ہوں یورپ۔ امریکہ۔ ایشیا۔ انڈونیشیا افریقہ تمام ممالک میں ہمارے ہمت والے نوجوان پہنچ چکے ہیں۔ اور اخلاص و محنت کے ساتھ دینِ محمدیؐ کو پھیلا رہے ہیں۔ جس قدر کثرت کے ساتھ اشاعتِ دین اسلام کا کام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے جاری کر دیا۔ اُسکی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ یہ کام اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے واسطے ہی مقدر کیا تھا۔ اُن کے ہاتھ سے اس کام کا جاری ہونا اور پورا ہونا اس صداقت کی ایک بین دلیل ہے۔ کہ وہ فی الحقیقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے عہدہ مصلح موعود پر منتخب ہو چکے ہیں۔ وذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء

حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم

میں اس امر کا ذکر کر رہا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بہت سے افراد ایسے ہیں۔ جو زہد و تقویٰ و عبادت و صلاحیت میں کمال حاصل کر کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ پاک تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کی مثال میں حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ' کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی جُدائی کا صدمہ ہنوز ہمارے دِلوں میں تازہ ہے۔ حضرت مولانا صاحب موصوف ایک پاک نفس انسان تھے جو عربی اور انگریزی ہر دو زبانوں میں اور علوم مروّجہ میں کمال رکھنے کے باوجود ایسی سادگی میں زندگی بسر کرتے تھے۔ کہ جو شخص ان کی علمیت اور فضیلت سے آگاہ نہ ہو۔ صرف اُن کی شکل دیکھ کر گمان نہ کر سکتا تھا۔ کہ وہ کوئی عالم آدمی ہیں۔ حضرت مرحوم شب بیدار۔ تہجد گزار تھے۔ اشراق کی نماز بھی عموماً مسجد میں ادا کرتے تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کی پرورش کرتے تھے۔ بیماروں کے ساتھ ہمدردی کرتے۔ ہم جب سفر میں ولایت گئے ہوئے تھے تو ہمارے گھروں کی خبرگیری کرتے۔ الغرض احمدیت کی زندگی کا ایک کامل نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنّت میں بہت بلند درجات عطا کرے۔ اور اپنے قربِ خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اُن کی اولاد اور پسماندگان کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

ایسا ہی قابلِ ذکر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ہیں جو تقویٰ اور نیکی اور مخلوق کی خیر خواہی میں ایک نیک نمونہ تھے۔ اور نہایت سادگی سے زندگی گذارتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے قربِ خاص میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

سادہ زندگی

تھوڑے دن ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس علم و عرفان میں خدام کو سادہ زندگی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اِس سادہ زندگی کا اعلیٰ نمونہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم میں موجود تھا۔ اور یہ خوبی انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں حاصل ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کا لباس خور و نوش مجلس شادی بیاہ کی تقریبیں۔ دوستوں سے ملنا۔ مہمان نوازی۔ ہر اس امر میں سادگی کو ملحوظ رکھتے تھے۔ جہاں آجکل مدرسہ احمدیہ کی عمارت ہے۔ وہاں کسی وقت ایک مٹی کا پلیٹ فارم تھا۔ جس کے ایک طرف ایک کچے کی سیڑھیاں تھیں۔ جن کی تعمیر کچی اینٹ سے تھی۔ ایک دفعہ اس پلیٹ فارم پر حضور کھڑے تھے۔ کہ ایک خادم نے درخواست کی۔ کہ کچھ علیحدگی میں عرض کرنا چاہتا ہے۔ حضور اُسی وقت چند قدم چل کر اُس زینے پہلی سیڑھی پر بے تکلف بیٹھ گئے۔ اور اُس خادم کو اپنے سامنے زمین پر بیٹھ جانے اور اپنی عرض معروض کر لینے کے واسطے فرمایا۔ چنانچہ وہ بھی بے تکلف زمین پر بیٹھ گیا۔ اور باتیں کر لیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے واسطے نکلے کوئی بیس پچیس خدام ساتھ ہو لئے۔ قادیان سے مشرقی طرف بھینی کی طرف جو راستہ ہے۔ اُدھر جا رہے تھے۔ راستہ چلتے ہوئے۔ کسی نے عرض کی حضور یہ لڑکا محب الرحمٰن نام جو شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کا برادر زادہ ہے۔ قرآن شریف کا حافظ ہے۔ اور اِسکی آواز بہت سُریلی۔ حضور نے حافظ صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ ہمیں قرآن شریف سُناؤ۔ اور سڑک کے کنارے پر آپ بیٹھ گئے۔ اور ارد گرد سب خدام بھی سادگی کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے۔ حضور کیلئے کوئی کپڑا یا چادر بچھائی گئی۔ اور نہ کسی اور کیلئے۔ حافظ صاحب نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ وہ خوش الحان تھے۔ اور آواز میں درد تھا۔ حضور پر بھی رقت طاری ہوئی۔ آپکے آنسو گرتے میں نے دیکھے۔ حضور نے اُسکی قرآن خوانی کو بہت پسند کیا۔ اور فرمایا۔ جتنے دن آپ قادیان میں رہیں روزانہ صبح ہمارے مکان کے دروازے کے پاس بیٹھ کر قرآن شریف سُنایا کرو۔ چنانچہ حافظ صاحب نے اس حکم کی تعمیل کی۔ حافظ صاحب کو دروازہ کے پاس کرسی بچھا دی جاتی۔ اور وہ وہاں بیٹھ کر قرآن شریف پڑھتے۔ اور حضور اور گھر کے لوگ سب سُنتے۔ حضور مجلس میں اپنے خدام کے درمیان اس طرح بیٹھ جاتے تھے۔ کہ باہر سے آنے والے بعض دفعہ پہچان نہ سکتے تھے۔ کہ اِن میں مرزا صاحب کون ہیں۔ آپ کے لئے کوئی مسند یا گدّی نہ بچھائی جاتی تھی۔ لباس بھی سادہ ہوتا تھا۔

(باقی)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد عہدہ داران جماعت کے لئے

فرمایا۔ میں جماعت کو تحریک جدید کی طرف پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تحریک جدید کے چندہ کا اعلان میں پچھلے جمعہ میں کر چکا ہوں۔ اور کچھ لوگوں کو اس وقت تک اس میں شامل ہونے کی توفیق مل چکی ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کو ابھی توفیق نہیں ملی۔ اس لئے نہیں کہ وہ سست ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ جماعتیں اکٹھی فہرست مرتب کر کے بھجوایا کرتی ہیں"

ابھی اکثر جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے وعدے آنے والے ہیں۔ اور بعض بڑی جماعتوں نے فوری جو احباب ان کو ملے۔ ان کے وعدہ کی فہرست تو ارسال کر دی ہے۔ اور انہوں نے لکھا۔ کہ بقیہ فہرست پھر ارسال ہو گی پس ایسی جماعتیں اور وہ جنہوں نے وعدوں کی فہرست نہیں بھیجی ہے۔ توجہ فرما کر اپنی مکمل فہرست ارسال فرمائیں ہر وہ احمدی جو دفتر اول کے تیرھویں سال میں شامل ہے۔ اور ہر وہ احمدی جو دفتر دوم کے سال سوم میں شامل ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ اضافہ سے پیش کرے اس لئے کہ یہ وہ دن ہیں جب اسلام کو ان مسلمانوں کی ضرورت ہے۔ جو قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہوں۔ آج وہی شخص اسلام کے لئے عزت کا موجب ہو سکتا ہے۔ آج وہی شخص خدا تعالیٰ کے ہاں عزت حاصل کر سکتا ہے جو قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہو۔ اور سمجھتا ہو۔ کہ میں ہر وقت قربانی دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ صرف آواز آنے کی دیر ہے۔ بلکہ اسے یہ رنج ہو۔ یہ الم ہو۔ یہ دکھ ہو اور یہ درد ہو۔ کہ کیوں مجھے اب تک قربانی کے لئے نہیں بلایا گیا"

پس نہ صرف وہ مجاہد جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم کے سال چہارم میں شامل ہیں۔ نمایاں اضافوں سے تحریک جدید کے وعدے لکھوائیں۔ بلکہ وہ نئے نوجوان جو اب اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں۔ دفتر دوم کے سال چہارم میں شامل ہو جائیں۔ چاہیئے۔ تو ان نوجوانوں کو یہ کہ ایک ماہ کی پوری آمد دے کر اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈیں۔ اگر حالات ایسے ہی ہوں تو نصف آمد یا اس سے زیادہ جس قدر کہ ان کا ایمان و اخلاص کہے۔ وعدہ لکھوائیں۔ تا ان کی جماعت کی فہرست جلد تر مکمل ہو جائے۔ اگر ایسے دوست اکیلے ہوں۔ تو وہ براہ راست وعدہ کر سکتے ہیں۔ ان کو کوئی روک نہیں۔ پس جماعتوں کے عہدہ دار اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب فہرستیں حضور کی خدمت میں براہ راست ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے (وکیل المال تحریک جدید)

مشرقی افریقہ میں کاریگروں کی ضرورت

مشرقی افریقہ میں ٹرنرز۔ فیٹرز اور لوہے اور لکڑی کے عمدہ کاریگروں کی ضرورت ہے۔ ملک میں داخلہ کے لئے پرمٹ کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ بعض احمدی دوستوں کو پرمٹیں بھجوائی گئی تھیں مگر فسادات کی وجہ سے وہ دوست ابھی تک پہنچ نہیں سکے۔ اگر ان کی پرمٹیں گم گئی ہوں تو اور وہ بھی آنا چاہیں تو فی الفور اپنے نام۔ پتہ تاریخ اور مقام پیدائش۔ قابلیت اور تجربہ کی اطلاع مع تصدیق صدر یا امیر جماعت مقامی مجھے ارسال فرما دیں۔ ان کے لئے دوبارہ پرمٹیں حاصل کر کے بھیجی جائیں گی۔ انشاء اللہ

اگر دار البرکات مشرقی قادیان کے مستری فیروز الدین صاحب اور قریشی فضل الرحمن صاحب جن کی درخواستیں میرے پاس آئی ہوئی ہیں۔ اور ماسٹر لطیف قریشی صاحب سیالکوٹی یہ اعلان پڑھیں۔ تو جلد از جلد اپنے ایڈریس کی اطلاع فرما دیں [illegible] انہیں یہاں کام دلایا جا سکتا ہے۔ اور مندرجہ بالا کوائف جو حصول پرمٹ کے لئے درکار ہیں [illegible] بھجوانے کی کوشش کریں۔ خاکسار عبد السلام بھٹی پوسٹ بکس ۱۶۷ کسومو۔ مشرقی افریقہ

مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

(از مکرم جناب مولانا عبد الوہاب صاحب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور)

مسلمان جب مسلمان تھے جہاں جاتے سربلند ہوتے تھے کامیابی فتح و نصرت ان کے پاؤں چومتی تھی۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ قرآن کریم اس سوال کا جواب دیتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ترجمہ۔ تم سب سے اچھی جماعت ہو۔ تم دنیا کی بہتری کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو۔ اور بری باتوں سے منع کرو مسلمانوں کی سربلندی اور فتح مندی کی کلید یہی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے اعمال میں نیک تبدیلی پیدا کی۔ اور تبلیغ اسلام کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ قرآن کریم میں یہودیوں کی نسبت لکھا ہے۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ نافرمانیوں اور بدیوں کے سبب وہ ذلیل ہو گئے۔ مسلمانوں کی ترقی کی یہی وجہ تھی۔ کہ انہوں نے خدائی احکام پر عمل کیا ورنہ خدا تعالیٰ کی ان سے رشتہ داری تو نہیں۔ جب مسلمانوں نے خدا کو چھوڑ دیا۔ اس کے احکام سے بے پروائی اختیار کی۔ تو خدا ان کی پروا کیوں کرے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قل یا یعباؤ بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما۔ اگر تم خدا کے دروازہ پر نہیں جھکتے۔ تو خدا کو تمہاری کیا پروا ہے۔ تم نے خدائی احکام کو جھٹلانا شروع کیا۔ اور اس کا خمیازہ تمہیں اٹھانا پڑا۔ اگر کسی مشین سے کام نہ لیا جائے تو اس کے پرزے زنگ آلودہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نکمی اور ناکارہ ہو جاتی ہے۔ ہندوؤں میں بعض سادھو اپنے ہاتھ سے کام لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کا وہ ہاتھ سوکھ جاتا ہے۔ اسکے بالمقابل جو لوگ اپنی طاقتوں سے کام لیتے ہیں۔ انکی طاقتیں روز بروز ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ورزش کرنے والوں کے قویٰ ورزش نہ کرنے والوں کی نسبت زیادہ عمدہ قوی اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنا ترک کر دیا۔ اور لوگوں کی اصلاح کرنے کی بجائے خود بگڑ گئے۔ تو خدا کو کیا پڑی ہے کہ ان کی مدد کرے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ انہیں قوموں کو ترقی دیتا ہے جو اسکی دی ہوئی طاقتوں سے پورا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ یورپ والوں کو دیکھو۔ ان کے ڈاکٹر۔ صناع کاریگر اپنے علوم و فنون میں کس قدر ترقی کر رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ بہت سا وقت سو کر گذار دیتے ہیں کچھ وقت ادھر ادھر کی گپوں میں خرچ کرتے ہیں کچھ وقت لباس کی درستی اور فیشن کی تکمیل کیلئے خرچ کرتے ہیں سینما دیکھنا شہری مسلمانوں کی زندگی کا جزو بن چکا ہے۔ جب تک یہ لیل و نہار ہیں مسلمان ترقی کس طرح کر سکتے ہیں۔ قانون قدرت ہے۔ کہ انسان جو بوتا ہے۔ وہی کاٹتا ہے۔ جو محنت کرتا ہے۔ اس کو اس کا اجر ملتا ہے۔ جب تک ہم محنت کے عادی نہ بنیں۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کی صفت بیان کرتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ کہ مومن لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ آج ہم ہر طرف سے خطرات سے گھرے ہوئے ہیں۔ آج شیطان مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہے دشمن کی تعداد زیادہ ہے اور ہم تھوڑے ہیں ایسے نازک زمانے میں بھی اگر ہم اپنے وقت کو صحیح طور پر استعمال نہ کریں تو ہم پر حیف ہے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں وقت خدا کی دی ہوئی نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کرو۔ جو قومیں اپنے اوقات کو ضائع کرنے کی عادی ہو جاتی ہیں۔ وہ بالآخر کاہل اور نکمی بن جاتی ہیں۔ اور کبھی زندہ قومیں نہیں رہ سکتیں پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے اوقات کو عمدگی سے صرف کریں۔ اوقات عبادت کو چھوڑ کر جتنا وقت روزی کمانے کے لئے خرچ کرنا پڑے۔ وہ خرچ کیا جاوے مگر باقی وقت دین سیکھنے اور سکھانے میں خرچ کرنا چاہیئے۔

کراچی ۱۰ دسمبر۔ قائد اعظم کی صدارت میں کابینہ کا اجلاس ہوا اراکین پنج میں حاضر ہوئے۔ شام کے وقت قائد اعظم اور مس فاطمہ جناح کا وزیر اعظم کی کوٹھی پر استقبال ہوا۔ (ا۔ پ)

برطانیہ پاکستان کو جنگی جہاز مہیا کریگا۔ ایوننگ نیوز کے بحری نامہ نگار کا انکشاف

لندن یکم جنوری۔ ایوننگ نیوز کے بحری نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے جنگی جہاز حاصل کرنے کے سلسلے میں برطانیہ سے درخواست کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کو چھوٹی دخانی کشتیوں اور تارپیڈو کرنے والی کشتیوں کی ضرورت ہے۔ اگر بحری محکمہ نے یہ درخواست منظور کر لی تو یہ ممکن ہے کہ ان بحری کشتیوں پر کام کرنے والے افسران اور بحری سپاہیوں کو برطانیہ میں تربیت دلائی جائے گو اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن پاکستان سے تعلق رکھنے والے حلقوں میں اس پر کسی قسم کی حیرانی کا اظہار بھی نہیں کیا گیا۔ ہندوستان سے بھی ماضی میں کئی تباہ کن جہاز اور دخانی کشتیاں برطانیہ سے خرید کی ہیں۔ لیکن پاکستان کو بڑے جہازوں کی چنداں ضرورت نہیں۔ (گلوب)

نئے سال کے روز کوئی تقریب نہ منائی جائے

شام کے عیسائی فرقہ کا فیصلہ

دمشق یکم جنوری :- شام کے عیسائی فرقہ نے فیصلہ کیا ہے کہ نئے سال کی خوشی کے موقعہ پر کسی قسم کا جشن وغیرہ نہ منایا جائے - اس طرح سے جو روپیہ بچے اسے فلسطین فنڈ میں بھیجا جائے (گلوب)

کشمیر کے موجودہ حالات کی ذمہ وار حکومت برطانیہ ہے

لاہور یکم جنوری پاکستان کی اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر سی ای گبن نے آج اورینٹ پریس کے ایک نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا - کہ حکومت ہندوستان کا یہ فیصلہ کہ کشمیر کا جھگڑا جمعیت اقوام کی مجلس تحفظ امن کے سامنے پیش کیا جائے - پاکستان اور ہندوستان کے باہمی تعلقات کو جو پہلے ہی کشیدہ ہیں اور زیادہ کڑوا بنا دے گا -

آپ نے مزید کہا کہ کشمیر کا معاملہ پاکستان سے اس قدر متعلق ہے - کہ پاکستان کسی قیمت پر بھی کشمیر کو ہاتھ سے نہیں کھو سکتا - اگر حکومت برطانیہ چاہتی تو کشمیر میں جو حالات آج درپیش ہیں - وہ کبھی رونما نہ ہوتے - گو ہر پور کے ضلع کو جہاں مسلمان غیر مسلموں کے مقابلہ میں واضح اکثریت میں تھے - انڈین یونین کے حوالے کرنا خالصتہً اسی مقصد کے پیش نظر تھا - کہ کشمیر کا انڈین یونین کے ساتھ الحاق ممکن ہو جائے -

آپ نے کہا کہ ہو سکتا ہے - کشمیر کے معاملے کو جمعیت اقوام میں پیش کرنے سے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے - جو ریڈ کلف ایوارڈ کی طرح شرارت پر مبنی ہو (اورینٹ پریس)

حیدرآباد کیلئے سستا کپڑا

حیدرآباد دکن ، یکم جنوری ۱۹۴۸ء میں حیدرآباد ریاست کے لئے سات ہزار گانٹھ کپڑا اور ۴۵۰۰ گانٹھ دھاگے کا کوٹا منظور کیا گیا ہے - انہیں سستے قسم کا کپڑا شامل ہوگا اور اس کی قیمت ۱۹۴۷ء کے مقابلہ پر کم ہوگی - حکومت حیدرآباد کپڑے پر سے کنٹرول ہٹا لینے کے سوال پر غور کر رہی ہے کنٹرول آہستہ آہستہ ہٹا دیا جائے گا - (گلوب)

انڈونیشیا اور ولندیزی حکومت

میں صلح کے امکانات پیدا ہو گئے

لنڈن یکم جنوری معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کی حکومت نے جاوا میں فوجی سرحدیں بند کرنے کے بارہ میں اپنی پوزیشن متحدہ اقوام کی کمیٹی پر واضح کر دی ہے - امید کی جاتی ہے کہ متنازعہ امور کا فیصلہ ہو جائے گا

معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتوں نے تجاویز کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کر لیا ہے (گلوب)

کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

ہندوستان کی حکومت اس مسئلہ کو جمعیت اقوام میں پیش کریگی

نئی دہلی یکم جنوری آج باخبر حلقوں کی طرف سے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو اختلاف ہے وہ صرف استصواب رائے کے سلسلہ میں ہی ہے - پاکستان اس بات پر مصر ہے کہ رائے عامہ دریافت کرنے سے پہلے جو مسلمان ڈوگرہ حکمران کے ظلم و ستم کی وجہ سے ہجرت کر گئے ہیں انہیں ریاست میں واپس بلایا جائے اور مغربی پنجاب سے غیر مسلم پناہ گزین جو ریاست میں مقیم ہیں - انہیں باہر نکال دیا جائے - ہندوستان کی حکومت اس کو اس لئے تسلیم نہیں کر رہی کیونکہ اسے ڈر ہے - کہ اس طرح سے کئی غیر ریاستی مسلم باشندے بھی حدود میں داخل ہو جائیں گے -

اس کے علاوہ کئی ایک بنیادی امور کے بارے میں بھی اختلاف ہے - اس لئے ان میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا حکومت ہند اس امور کے متعلق اپنے نوٹ میں جو وہ متحدہ اقوام کی انجمن کو بھیج رہی ہے وضاحت کرے گی (گلوب)

لکھنؤ کانفرنس کا مقصد مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنا ہے

انڈین مسلم لیگ کے کنوینر کی رائے

مدراس یکم جنوری :- مسٹر محمد اسماعیل صدر مدراس صوبائی مسلم لیگ و کنوینر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے لکھنؤ کی مسلم کانفرنس کی قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ایک کٹر کانگریسی سے یہی امید ہو سکتی تھی کہ وہ مسلم لیگ کو توڑ دینے کا مطالبہ کرے -

چنانچہ مولانا آزاد اور دوسرے اکابرین کانفرنس نے اپنی تقریروں میں اسی امر پر زور دیا ہے - مولانا آزاد کے متعلق آپ نے کہا کہ ایسی اعلیٰ شخصیت سے تو یہ امید نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کے خلاف ایسے سخت الفاظ استعمال کریں گے

یہ واقعی قابل افسوس ہے کہ مولانا صاحب نے اتنا نہیں سوچا کہ ان الفاظ سے نہ ہی تو فضاء بہتر ہو سکیگی اور نہ ہی صورت حالات درست ہوگی - بر خلاف اس کے لوگوں کے جذبات ضرور مشتعل ہو جائیں گے -

آپ نے مزید فرمایا کہ اس کانفرنس کے انعقاد سے ہندوستان کے مسلمانوں میں تفریق ڈالنا مقصود تھا - وقت کا تقاضا ہے کہ سیاسی حالات کا از سر نو جائزہ لیا جائے اور پھر آئندہ کے متعلق کوئی قدم اٹھایا جائے - اور یہ کام مناسب طور پر صرف مسلم لیگ ہی کر سکتی ہے - (اے - پی - آئی)

پناہ گزین ڈاکٹروں کی مالی امداد

بمبئی - یکم جنوری انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا - کہ گڑبڑ کے باعث جن ڈاکٹروں کو پاکستان میں کاروبار چھوڑ کر بھاگنا پڑا انہیں مالی امداد دی جائے اس قسم کے ڈاکٹروں کی تعداد ۲ ہزار ہے -

ان کی مدد کے لئے ۱۲ لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی گئی - یہ روپیہ ایسوسی ایشن کے ممبروں سے چندہ وصول کر کے جمع کیا جائے گا ایسوسی ایشن کے ممبروں کی تعداد ۱۲۰۰۰ ہے ہر ایک ممبر کو دس روپے چندہ دینا پڑے گا (گلوب)

شاہ مائیکل تخت سے دستبردار ہو گئے

لنڈن یکم جنوری معلوم ہوا ہے - شاہ مائیکل نے تخت سے دستبرداری کا فیصلہ اس لئے کیا ہے - کیونکہ حکومت جس میں کمیونسٹوں کو اقتدار حاصل ہے باغیوں کی امداد کے لئے یونان میں رومانوی فوج بھیجنا چاہتی تھی - اس سلسلہ میں شاہ اور وزارت امور خارجہ میں بڑی دیر سے کشمکش ہو رہی تھی - اس دستبرداری پر لنڈن میں کسی قسم کی حیرانی کا اظہار نہیں کیا گیا معلوم ہوا ہے کہ یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس دستبرداری کی وجہ یہ ہے کہ شاہ کو شہزادی این سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دی گئی (گلوب)

سیلون میں ہندوستانیوں کو شہریت کے پورے حقوق دئے جائیں

حکومت سیلون سے ہندوستانیوں کا مطالبہ

لنڈن یکم جنوری پچھلے دنوں جو کانفرنس دہلی میں پنڈت جواہر لال نہرو اور سیلون کے وزیر اعظم کے مابین ہوئی تھی اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہندوستانیوں کو سیلون میں شہریت کے پورے حقوق حاصل ہونے چاہئیں

ہندوستان کی حکومت سیلون میں آباد ہندوستانیوں کے مسئلہ کا حل تلاش کرتے وقت دو چیزیں مد نظر رکھے گی - پہلی یہ کہ ہندوستانیوں کو شہریت کے پورے حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور دوسرے ان کے ساتھ کسی قسم کا امتیازی سلوک نہ کیا جائے - اس کے علاوہ سیلون کی حکومت ہندوستانیوں کے سیلون میں آباد ہونے کے سلسلہ میں اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ کرے - اور انہیں وہی مراعات دی جائیں - جو دوسرے ممالک کو دی جائیں - (گلوب)

دس لاکھ پونڈ مالیت کی مشینری ضبط

سٹاک ہالم یکم جنوری :- رومانیہ کی حکومت نے سویڈن کی ایک دیا سلائی کی کمپنی کی دس لاکھ پونڈ کی مالیت کی مشینری اس لئے ضبط کر لی ہے کہ اس فیکٹری میں گھٹیا قسم کی دیا سلائیاں تیار کی جاتی تھیں - (گلوب)

مغربی پنجاب میں زنا کاری روکنے کی کوشش

لاہور ۳۱ دسمبر :- مغربی پنجاب کی اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں تعزیرات ہند کے ۴۹۵ ایکٹ ۱۸۶۰ء میں ترمیم کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا جائے گا -

اس بل میں خاص بات یہ ہوگی کہ دونوں کے درمیان ناجائز تعلقات کی تعریف اور معنی کو وسیع کر دیا جائیگا اور اس کی سزا کوڑوں کی شکل میں دی جائیگی -

اس بل کا نوٹس راجہ سعید اکبر نے دیا ہے - مقاصد اور دلائل کے ایک بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ ۴۹۵ ایکٹ ۱۸۶۰ء ایک ایسے قانونی کمیشن نے تیار کیا تھا جس کے سب ممبر انگریز تھے - بیان کیا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں کمیشن نے شریعت کے احکام پر زیادہ غور نہیں کیا ہے - کہا گیا ہے کہ اس بل کی وجہ سے زنا کاری خود بخود بند ہو جائے گی کیونکہ بدکاری کی تعریف اس قدر وسیع ہے کہ یہی حقیقت ہے کہ عورت شادی شدہ یا غیر شادی شدہ بیوہ ہے یا مطلقہ کوئی فرق نہیں پڑتا بیان کیا گیا ہے اس بات کا وعدہ کیا گیا تھا - کہ اسلامی قانون نافذ کیا جائے گا ! اور چونکہ زنا کاری ختم کرنے کا پہلے ہی فیصلہ کیا جا چکا ہے - اس لئے ۱۸۶۰ء کے ایکٹ ۴۹۵ میں ترمیم کرنا نہایت ضروری ہے - (گلوب)

اردو کے اخبار نویسوں کی نمائندہ جماعت

آگرہ - یکم جنوری لکھنؤ میں یو پی اردو پریس کانفرنس زیر صدارت مسٹر رام لال ورما منعقد ہوئی اس کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ انڈین یونین میں کام کرنے والے تمام اردو جرنلسٹوں کی نمائندہ جماعت قائم کی جائے - ایک ریزولیوشن میں اردو جرنلسٹوں کے اتحاد پر زور دیا گیا اور انہیں منظم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی - (گلوب)

آٹے اور گوشت کا ذخیرہ تباہ ہو گیا

فرانس میں زبردست طغیانی

پیرس یکم جنوری فرانس میں زبردست طغیانی کی وجہ سے سخت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے - دیہات میں پانی کے چڑھاؤ کی وجہ سے مشرقی علاقوں کو مطلع کرنے کی غرض سے لڑائی کے بگل بجائے گئے - کئی شہروں کا رسل و رسائل کا سلسلہ بالکل کٹ گیا اور ایک شہر کا آٹے اور گوشت کا تمام ذخیرہ تباہ ہو گیا اور ہزاروں اشخاص بے گھر ہو گئے - نقصان کا اندازہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ کا لگایا گیا ہے (گلوب)

مالی معاہدہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے ساتھ مشروط نہ تھا۔ (زاہد حسین)

سٹرلنگ بیلنس کے متعلق بات چیت

لنڈن یکم جنوری۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سٹرلنگ بیلنس کے متعلق عارضی معاہدہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک نیا معاہدہ عمل میں نہیں آجاتا۔ اس سلسلہ میں ۷ جنوری کو بات چیت شروع ہو گی۔ پچھلے عارضی معاہدہ کے مطابق سٹرلنگ بیلنس میں ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ ملے تھے۔ یہ رقم ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کی گئی تھی۔ جب تک اس کے متعلق آخری فیصلہ نہیں ہو گا۔ موجودہ معاہدہ برقرار رہے گا۔ (گلوب)

سردار پٹیل کی تقریر

کلکتہ یکم جنوری۔ سردار پٹیل نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آسام کے متعلق کہا کہ سلہٹ کی علیحدگی سے پہلے پاکستان کے بعض بنگالی حاجیوں نے آسام میں فسادات شروع کرنے کی کوششیں شروع کی تھیں۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ سلہٹ کے علیحدہ ہو جانے سے صوبہ میں امن وامان قائم ہو گیا۔ کسی جزو بدن کا کاٹنا افسوسناک بات ہے لیکن اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو یہ ایک لازمی امر ہے۔ آپ نے کہا آسام پیچیدہ مسائل سے پاک ہے۔ اس لئے وہاں کے لئے خوشحالی پیدا کرنا مشکل بات نہیں۔ ا۔ پ

معاملہ بجائے سلجھنے کی بجائے اور زیادہ پیچیدہ ہو جائیگا

کشمیر کے بارے میں انڈین یونین کا غلط اقدام

لاہور یکم جنوری۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین نے آج لاہور میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان یونین کا یہ اقدام جو وہ کشمیر کے معاملے کو جمعیت اقوام میں پیش کرنے کے بارے میں لے رہی ہے معاملات کو اور زیادہ الجھا دیگا۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر باہمی مفاہمت سے اس قضیہ کا فیصلہ کر لیا جاتا۔ تو یہ بہت بہتر ہوتا کشمیر کا محل وقوع جنگی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی اہم ہے۔ چنانچہ بیرونی طاقتیں اس کے مستقبل کے بارے میں قدرتی طور پر گہری دلچسپی لیںگی۔ نیز دیکھا گیا ہے کہ معاملات پر غور وخوض کرتے وقت اصولوں کی بجائے جمعیت اقوام کے ممبران کے پیش نظر اور ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اب کیونکہ انڈین یونین کی طرف سے یہ اقدام کر لیا گیا ہے۔ پاکستان حکومت جمعیت اقوام کے روبرو معاملے کی پیروی ضرور کریگی۔ آپ نے بیان کے دوران میں حکومت پاکستان کے اس بنیادی مطالبے کو دوہرایا کہ استصواب رائے عامہ سے قبل کشمیر میں ایک غیر جانبدار حکومت کا قیام نہایت ضروری ہے۔

ملاقات کے دوران میں آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا مالی معاہدے کے نتیجہ میں پاکستان کو جو ۵۵ کروڑ روپیہ ملنا تھا وہ مسئلہ کشمیر کے باہمی تصفیہ کے ساتھ مشروط تھا۔ جواباً آپ نے کہا کہ مالی معاہدے کے سلسلے میں تمام گفت وشنید کے دوران میں مسئلہ کشمیر قطعاً زیر بحث نہیں آیا۔ اور یہ کہ مالی معاہدہ مسئلہ کشمیر کے ذکر سے سراسر خالی تھا۔

تبادلہ آبادی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مہاجرین جو املاک اپنے وطنوں میں چھوڑ آئے ہیں ان سے متعلق امور کو طے کرنے کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ اور اس کا حل بھی تلاش کیا جائے گا۔ وہ دونوں حکومتوں کے اقتصادی نظام پر اثر انداز ہو گا۔

دہلی کی فرقہ وارانہ فضا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حالات میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔ شہر میں خوف وہراس بدستور طاری ہے۔ مسلمان ہندوؤں کے علاقوں میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ مقبرہ ہمایوں میں بیس ہزار سے زیادہ پناہ گزین پاکستان آنے کیلئے جمع ہیں۔ ا۔ پ

فلسطین فنڈ کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ کا عطیہ

بغداد یکم جنوری۔ عراق کے ایک مشہور زمیندار نوری فاتح نے فلسطین فنڈ کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ چندہ دیا ہے۔

مصری پارلیمنٹ کے ممبروں نے بھی اس فنڈ میں ایک ایک مہینے کی تنخواہ جمع کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز ایک کارخانہ کے مزدوروں نے ایک ایک دن کی اجرت جمع کر کے فلسطین فنڈ کے لئے ۲ ہزار پونڈ چندہ دیا۔ (گلوب)

انگریز مصری تعطل کو ختم کرنے کی کوشش

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ رائیٹر کے نامہ نگار سیاسی نے بذریعہ بحریہ اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں معتبر لوگوں نے اس خبر کی تائید کی ہے کہ مسٹر رونلڈ کیمبل قاہرہ کا برطانوی سفیر چند یوم میں انگلستان آ رہے ہیں تاکہ انگریزی مصری معاہدہ کی نظر ثانی کے متعلق جو تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو ختم کرنے کے امکانات پر چھان بین اور تحقیق کی جائے۔

کراچی یکم جنوری پاکستان کے وزیر امور پناہ گزیناں راجہ غضنفر علی خان کل بتاریخ ۲ جنوری کو لاہور تشریف لے جائیں گے۔ ا۔ پ

وزرائے پاکستان کا قابل قدر ایثار

ساڑھے چار ہزار روپے کے بجائے تین ہزار ماہوار تنخواہ لینے کا فیصلہ

کراچی یکم جنوری۔ پاکستان کیبنٹ سیکرٹریٹ کا پریس نوٹ مظہر ہے کہ چونکہ پاکستان ایک زراعتی ملک ہے اس لئے اس وقت حکومت کو بہت اہم کام درپیش ہے وہ کہ زراعت کو ملک کی صنعتی ترقی میں ممد ومعاون بنایا جائے۔ جس کے بغیر کوئی ملک مضبوط اور خوشحال نہیں ہو سکتا۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر نیز ملک کی فلاح وبہبودی کے لئے اور مالی اعتبار سے کفایت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے وزرائے پاکستان نے اپنی تنخواہوں میں کمی کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ ساڑھے چار ہزار کی بجائے انہوں نے ماہانہ تین ہزار روپے لینا منظور کر لیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ قومی جذبہ کے ماتحت اور وزرا کے اس ایثار کو دیکھتے ہوئے پاکستان کے سرکاری ملازمین اپنی تنخواہوں میں کمی کئے جانے کو برضا ورغبت قبول کریں گے۔ کسی گورنمنٹ ملازم کی تنخواہ تین ہزار روپے ماہوار سے زائد نہیں ہو گی سوائے فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر ججوں اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹسوں کے جن کی تنخواہیں خاص حالات کے ماتحت مقرر کی جاتی ہیں۔ اور خصوصیت سے ان پر غور کیا جا رہا ہے۔ (ا۔پ)

اسلامی بلاک کے قیام کی تجویز

مسلم حکومتوں کے درمیان رابطۂ اتحاد کی خواہش

کراچی ۳۰ دسمبر۔ آج یہاں گلوب سے ایک انٹرویو میں پاکستان کا دورہ کرنے والے مشرق اردن کے شاہی مشن کے لیڈر ہز ایکسیلنسی محمد پاشا الشکرایکی نے اخوت کے اسلامی نظریہ کی بنیاد پر ایک اسلامی لیگ قائم کرنے کی ضرورت کی وکالت کی۔ لیکن انہوں نے اس وقت کو ایشیائی لیگ کے قیام کے لئے مناسب خیال نہیں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی لیگ کے قائم کرنے کا مقصد عرب لیگ کو ختم کرنا نہیں۔ دونوں جماعتیں بغیر آپس کے ٹکراؤ کے کام کر سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک دنیائے اسلام کے مفادات کا تحفظ کریگی اور دوسری عربوں کے لئے سرگرمیاں کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس دلیل کی حمایت لاطینی امریکہ کی حکومتوں کی مثال پیش کر کے کی۔ شرق اردن کے نمائندہ نے کہا کہ یہ تجویز سید جمال الدین افغانی شیخ عبدالرحمٰن کواکبی اور علامہ اقبال جیسی ممتاز شخصیتوں نے پیش کی۔ شرق اردن کے نمائندہ نے آخر میں یہ بھی کہا۔ کہ اس وقت دنیائے عرب میں مسلم حکومتوں کے درمیان رابطۂ اتحاد قائم ہونے کی زبردست خواہش پھیلی ہوئی ہے۔ گلوب

ہندوستانی حکومت کشمیر کا معاملہ مجلس اقوام متحدہ میں پیش کرنے پر بھی فوجی کارروائی بند نہیں کریگی

نئی دہلی ۱ جنوری۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے کہ اگر موسم نے اجازت دی تو ہندوستان جموں میں دشمنوں کے خلاف اپنا حملہ زیادہ سخت کر دیگا۔ مجلس اقوام متحدہ کے فیصلہ کے انتظار کے دوران میں فوجی کارروائی بند نہیں کی جائیگی۔ جو نوٹ مجلس اقوام متحدہ کو بھیجا گیا ہے۔ اس میں یہ واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اپنے دفاع کے لئے ہر قدم اٹھا سکتا ہے۔ جو وہ مناسب خیال کریگا۔ حملہ کی تیاری کے لئے ساز وسامان درست کیا جا رہا ہے۔ ذرائع آمد ورفت کی کمی کی وجہ سے ہندوستانی فوجی ماہرین کو سخت دقتیں ہیں۔ پٹھان کوٹ سے جموں جانے والی سڑک ناکارہ ہو چکی ہے۔ درہ بانیہال بھی عارضی طور پر مسدود ہو چکا ہے۔ اگرچہ امید ہے کہ جلد صاف ہو جائیگا۔ جموں سے آگے تو راستے بالکل ناقابل استعمال ہو چکے ہیں۔ ہندوستان حکومت امید رکھتی ہے۔ کہ مجلس اقوام متحدہ پاکستان کو تفہیم کرائے گی۔ کہ اپنے ہمسائوں سے بہتر سلوک کرنا چاہیئے۔ اور کہ اسے حملہ آوروں کو روکنا چاہیئے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کو آزاد کشمیر فوج سے ہمدردی کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ اس لئے اس جائز ہمدردی کے راستہ میں کوئی دیوار کھڑی کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مگر ہندوستانی مملکت میں داخل ہونے کے لئے راستہ دینا اور ان کو دیگر سہولتیں بہم پہنچانا ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے یہ بات ہے جس پر ہندوستان کو اعتراض ہے۔